اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

معروف بہ

مسمّٰی بنام تاریخی **الملفوظ** ١٣٣٨ھ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286

المدینۃ العلمیۃ

(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجَدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:
شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ھند
حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش
مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر
مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلمَدِ یۡنَۃُ العِلۡمِیَّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net
Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام **اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد عَلَی الاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ٹھیک کیا، نماز ہوئی یا نہیں؟

ارشاد : اگر مصلے کا میلان (یعنی جھکاؤ) قبلہ سے ۴۵ درجے کے اندر تھا تو نماز ہوگئی، اور اگر زیادہ تھا تو باطل۔

(پھر فرمایا) بریلی میں اکثر مساجد قبلہ سے دو دو درجے جانب شمال ہٹی ہوئی ہیں اور بمبئی کی مساجد دس درجے جانب جنوب، اگر شرع مطہر اس کی اجازت نہ دیتی تو لاکھوں نمازیں باطل ہوتیں۔ (پھر فرمایا) انسان کی پیشانی کے قوسی شکل ہونے میں یہ بھی مصلحت ہے تا کہ یہ آسانی رہے کہ اگر قبلہ سے ۴۵ درجے تک انحراف (یعنی پھرنا) بھی ہوگا تو بھی پیشانی کے کسی جز (یعنی حصے) سے محاذات (یعنی برابری) ہوجائے گی اگر پیشانی مُستوِی (یعنی سیدھی) ہوتی تو یہ بات حاصل نہ ہوتی ﴿انحراف مساجد کی وجہ بیان فرمائی﴾ لوگوں نے یہ سمجھا کہ مغرب کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ قُطُب داہنے شانے پر ہو تو جو جہت محاذیِ وجہ (یعنی چہرے کے سامنے) ہو وہی سمتِ قبلہ ہے۔ حالانکہ یہ تحقیق نہیں ہے البتہ ہندوستان میں تقریب کے لئے کافی ہے۔

باریک کپڑوں میں عورت کی نماز کا حکم

عرض : عورتوں کی نماز باریک کپڑوں سے ہوتی ہے یا نہیں؟

ارشاد : آزاد عورتوں کو سر سے پاؤں تک تمام بدن کا چھپانا فرض ہے مگر چہرہ یعنی پیشانی سے ٹھوڑی اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک (جس میں سر کے بالوں یا کان کا کوئی حصہ داخل نہیں نہ ٹھوڑی کے نیچے کا) یہ تو بالِاتفاق نماز میں چھپانا فرض نہیں اور گٹوں تک دونوں ہاتھ، ٹخنوں تک دونوں پاؤں، ان میں اختلافِ روایات ہے۔ ان کے سوا اگر کسی عُضْو کا چوتھائی حصہ نماز میں قصداً (یعنی جان بوجھ کر) کھولے اگرچہ ایک آن کو یا بلا قصد بقدر ادائے رُکن یعنی تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کی دیر تک کھلا رہے تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ج۲، ص۱۰۰) اور باریک کپڑے جن سے بدن نظر آئے یا رنگت دکھائی دے یا سر کے بالوں کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی۔

(ملخصاً الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، ج۱، ص۵۸)

کیا نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو علمِ غیب تھا؟

مؤلف : ایک صاحب جن کا میلان قدرے وہابیت کی طرف تھا، انہوں نے علمِ غیب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نسبت سوال کیا تو فرمایا:

ارشاد : کیا آپ مُطلَق علمِ غیب کو پوچھتے ہیں یا عِلْمِ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْن ،(یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا ان سب کا علم)، جیسا سوال ہو اُس کے مُوافِق جواب دیا جائے۔

عرض : میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے افضل واعلیٰ جانتا ہوں اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو روشن ضمیر مانتا ہوں مگر یہ کہ وہ دلوں کی بات جانتے ہیں، یہ نہیں مانتا۔

ارشاد : روشن ضمیر ہونے کے تو یہی معنی ہیں کہ دلوں کی حالتیں جانیں (پھراس کے ثبوت کی طرف توجہ فرمائی) قرآنِ عظیم فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ ٤، ال عمرٰن:١٧٩)

اے عام لوگو **اللہ** (عزوجل) اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع فرمادے۔ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

اور فرماتا ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ٢٩، الجن:٢٦)

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو۔

صرف اظہار ہی نہیں بلکہ رسولوں کو علمِ غیب پر مُسَلَّط فرمادیا۔(اس کے بعد ارشاد فرمایا) کہ علمائے اہلِ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ جو فضائل اور انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عنایت فرمائے گئے وہ سب باکمل وُجُوہ (یعنی اکمل طور پر)، ان سے بدَرَجہا (یعنی کئی درجے) زائد حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مَرحَمت (یعنی عطا) ہوئے اور اہلِ باطن کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کچھ فضائل اور انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی سیدھم وعلیھم کو ملے وہ سب حضور کے دیئے سے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے طفیل میں۔

اصحابِ صحیح بخاری ومسلم نے روایت کی:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ

میں بانٹنے والا ہوں اور **اللہ** تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم باب من یرد اللّٰہ...... الخ، الحدیث ٧١، ج١، ص ٤٣)

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب النھی عن المسألۃ، الحدیث ١٠٣٧، ص ٥١٧)